فن و ہنر

از م. حسین ذکرگو

ایران کا روایتی لباس ۱۰

اسلامی عہد میں ایرانیوں کا لباس

گزشتہ چند شماروں میں ایرانی لباس و پوشاک کے ارتقاء کی تاریخ جس حد تک ممکن تھی ساتویں اور آٹھویں صدی ہجری تک ہم بیان کر چکے ہیں۔

نویں اور دسویں ہجری کے دوران جن ملبوسات کو اہل ایران استعمال کیا کرتے تھے ان سے متعلق ایسی متعدد منقش تصاویر موجود ہیں جنہیں نمایاں واضح و روشن ہونے کے باعث نہایت معتبر اسناد و دستاویزات کے طور پر استعمال کیا جا سکتا ہے۔

کمال الدین بہزاد کا شمار منقش تصاویر بنانے والے اساتذہ میں ہوتا ہے۔ وہ نویں صدی ہجری کے مشہور و معروف استادوں میں تھے، چنانچہ موصوف کی تیار کی ہوئی جتنی بھی فنی تخلیقات اس وقت موجود ہیں ان کا شمار لباس و پوشاک کے سلسلے میں اہم دستاویزات میں ہوتا ہے۔ ایرانی نقوش

* تصاویر سے متعلق جو کتاب یونسکو نامی بین الاقوامی ادارے کی جانب سے شائع ہوئی ہے اس میں استاد کمال الدین بہزاد کی تیار کردہ ایسی منقش تصویر شامل کی گئی ہے جس میں دکھایا گیا ہے کہ چند خواتین ایک باغ میں جمع ہیں۔ اس تصویر کے بارے میں "پوشاک بانوان ایران" نامی کتاب کے مصنف جلیل ضیا پور اس رائے کے حامی ہیں کہ مذکورہ تصویر میں خواتین کے جو مختلف انواع و اقسام کے لباس منقش کئے گئے ہیں وہ نویں صدی (آٹھویں سے دسویں صدی ہجری) تک ایران میں مروج و مستعمل رہے ہیں۔ (ملاحظہ ہو شکل ۱)

ان تمام پوشاکوں میں یہ چیز مشترک ہے کہ ان کی آستینیں اور دامن دونوں ہی دراز ہیں۔ لیکن ان پر جو بالا پوش یہ خواتین پہنے ہوئے ہیں وہ قطع و ساخت کے اعتبار سے مختلف ہیں۔ چنانچہ انہیں مندرجہ ذیل چار اقسام میں منقسم کیا جا سکتا ہے۔

شکل ۱
کمال الدین بہزاد کی تیار کردہ منقش تصویر
(نویں صدی ہجری)

۱۔ چولی نما کوتاہ دامن و کوتاہ آستین یک باجہ بالا پوش (شکل ۔۔)

۲۔ چلین نما کوتاہ دامن و دراز آستین بالاپوش (شکل ۔۔) اس بالاپوش کے دونوں پہلو تکموں کے ذریعے سامنے سے بند کیے جا سکتے ہیں۔

۳۔ دراز دامن و دراز آستین اور دامن چاک بالاپوش (شکل ۔۔) اس طرز کے بالاپوش تیار کیے جاتے تھے ان کے حاشیوں پر اکثر و بیشتر اوپر سے نیچے تک بیل یا سنجاف سی جاتی تھی جو عام طور پر زری یا کسی نرم کھال کی ہوتی تھی۔

۴۔ ایسا چست دراز دامن بالاپوش جو سامنے سے قدرے اونچا ہے مگر پشت پر اس کی لمبائی ٹخنوں کی طرح زیادہ ہو گئی ہے۔ اس کی بھی آستینیں چھوٹی ہیں۔ مگر ان آستینوں کے نزدیک پہلو میں جیب نما چاک بھی ہے۔ چنانچہ شکل ۔۔ میں جو کمال الدین بہزاد کی منقش تصویر "باغ" کا جزو ہے یہ چاک واضح طور پر نمایاں ہے۔ کیونکہ اس تصویر میں دکھایا گیا ہے کہ عورت نے اپنا سیدھا ہاتھ دائیں جانب کے چاک سے داخل کر کے اسے بائیں طرف سے باہر نکال رکھا ہے۔ اگرچہ اس بالاپوش کے دامن میں کوئی تکمہ نہیں ہے مگر تصویر کے جس گوشے کو دیکھا گیا ہے قیاس کیا جا سکتا ہے کہ اس بالاپوش کا دامن چاک ہی ہوگا۔

اس تصویر کے کلی اجزا کو غور سے دیکھنے سے اس امر کا بھی انکشاف ہوتا ہے کہ اس میں خواتین کو جن کپڑوں میں ملبوس دکھایا گیا ہے ان میں سے اکثر و بیشتر ایسے ہیں جن کے گریبانوں میں گلے کے گرد کسی دوسرے رنگ کی گوٹ لگی ہوئی ہے۔ گوٹ کے لیے چمکدار اور بیشتر کپڑوں میں سفید کپڑا استعمال کیا گیا ہے۔

اس تصویر میں جتنی بھی خواتین کے پیکر دکھائے گئے ہیں ان کے سر ایسی اوڑھنیوں سے ڈھکے ہوئے ہیں جن کے پلو پیچھے کی طرف اس طرح لٹکے ہوئے ہیں کہ انھوں نے کمر کو ڈھانپ رکھا ہے مگر گردن پر گوٹ کی صاف نظر آ رہی ہے۔

مذکورہ تصویر میں ایک مرد کا پیکر بھی منقش کیا گیا ہے۔ اس شخص کو تصویر کے وسط میں جگہ دی گئی ہے۔ جو لباس پہنے ہوئے اسے دکھایا گیا ہے وہ خواتین کے لباس سے اس قدر مشابہ ہے کہ دونوں کے لباس مشترک معلوم ہوتے ہیں۔ وہ ایسے قد آدم لباس میں ملبوس ہے جس کا گریبان گردن کے گرد دائرے کی مانند گول ہے۔ اس نے جو پیرہن پہن رکھا ہے اس کی آستینیں آگے چھوٹی ہیں کہ ان سے اس کا دوسرا پیرہن صاف نظر آ رہا ہے جو اس نے پیرہن کے نیچے پہن رکھا ہے۔

اس شخص نے جو بالاپوش پہن رکھا ہے وہ قد آدم دراز اور اس کا دامن چاک ہے۔ طرز و ساخت کے اعتبار سے اس کا یہ بالاپوش مجموعی طور پر اس لباس سے مشابہ ہے جس کا تصویر کشی شکل ۔۔ میں کی گئی ہے۔ دونوں کی پوشاکوں میں فرق صرف یہ ہے کہ اس نے ... پیرہن میں گریبان نہیں ہے اور اس نے سر پر ٹوپی پہن رکھی ہے۔ اس منقش تصویر اور اس قسم کی دیگر تصاویر کو مد نظر رکھتے ہوئے جن میں انسانوں کو اس عہد کی پوشاکوں میں ملبوس دکھایا گیا ہے یہ اندازہ بھی لگایا جا سکتا ہے کہ اس وقت بھی ایسے لباس مروج تھے جو عورتوں اور مردوں کے درمیان مشترک تھے۔ اس کے علاوہ ... جس میں ایک تصویر ہے جس میں عورت کو تحریر لکھتے دکھایا گیا ہے ...

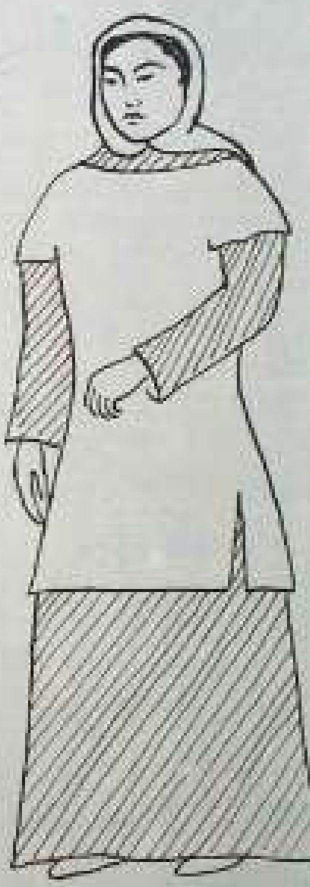

شکل ۔۔ نویں صدی ہجری سے متعلق ایرانی عورت کا لباس۔ کمال الدین بہزاد کی منقش تصویر "باغ" سے ماخوذ۔

شکل ۔۔ نویں صدی ہجری سے متعلق ایرانی خاتون کا لباس۔ کمال الدین بہزاد کی منقش تصویر "باغ" سے ماخوذ

شکل ۳۲ نویں صدی ہجری سے متعلق ایرانی خاتون کا لباس۔ کمال الدین بہزاد کی منقش تصویر "باغ" سے ماخوذ۔

دستی میں ایران کے دیگر قبائل کی عورتوں میں بھی پایا جاتا ہے۔ اس عورت نے اپنے بدن پر جو بالاپوش پہن رکھا ہے وہ خوبصورت اور دیدہ زیب ہے۔ اس کا گریبان سرے چلے تک چاک ہے۔ بالاپوش کے نیچے جو کرتا پہن رکھا ہے وہ گردن کے گرد دائرہ نما گول ہے وہ بالاپوش کے گریبان میں سے صاف نظر آرہا ہے۔ اسی طرح لباس میں کسی قسم کا چاک نمایاں ہے جیسا کہ ہم شکل ۳۵ میں دیکھ چکے ہیں۔

"پوشاک ہائے زنان ایران" نامی کتاب میں ایک گرد شدہ شکل ۳۳ کے پرحصوں ایک منقش تصویر کا حوالہ موجود ہے جس میں دکھایا گیا ہے کہ نویں اور دسویں صدی ہجری میں عورتوں کی آرائش و زیبائش کیسی کی جاتی تھی۔ چنانچہ شکل ۳۳ کا چہرہ جو اسی تصویر کے خاکے پر تیار کیا گیا ہے اس میں آرائش سر کی وہ چیزیں موجود ہیں جو اسی خاص کی تصویر میں دکھائی گئی ہے کہ بالوں کو ایک جالی سے ڈھانپ کر اوپر سے ایک رومال باندھا گیا ہے جس کا بند ٹھوڑی کے نیچے سے گزرتا ہے۔ سر پر رومال کے نیچے میں اضافہ بھی نظر آرہا ہے جو بالوں کو آگے آنے سے روکتا ہے اور اس کے سر کے پیچھے گرہ لگا کر باندھ دیا گیا ہے۔ سر کی ایک چیز ایسی بھی نظر آرہی ہے جو شکل ۳۵ میں کھلی ہوئی ہے۔ اسی

پوشکل ۳۵ اس تصویر میں عورت نے جو جوتے پہن رکھے ہیں وہ موجودہ ایرانی جوتوں جیسے ہیں۔ اس تصویر کو اگر ہم مستند تسلیم کریں تو یہ اندازہ لگانے میں مدد ملتی ہے کہ اس دور کی عورتوں اور مردوں میں بڑی حد تک مشترک لباس کا عام رواج تھا اور ان کے جوتے بھی وضع قطع کے اعتبار سے مشترک وہم شکل ہوا کرتے تھے۔ اس عورت کے جوتے کی ساخت بہت سادہ ہے۔ پشت پر کانی چوڑا ہے مگر پنجوں پر آتے آتے تنگ ہو گیا ہے جس کی وجہ سے ... اس سر کے ایک ... میں اضافہ کیا ہے جس عورت نے سر پر اوڑھنا بھی پہن رکھا ہے۔ چنانچہ آج بھی اس کا رواج ان ... کے علاوہ ... ایرانی لباس

شکل ۳۳ نویں صدی ہجری سے متعلق ایرانی خاتون کا لباس۔ کمال الدین بہزاد کی منقش تصویر "باغ" سے ماخوذ۔

شکل ۳۷ ... گھوڑے پر سوار عورت ... [illegible]

شکل نمبر۔ دسویں صدی ہجری میں ایرانی خواتین اور ماتھے کی بندی جس کا چلن ہندوستان میں بھی مروج ہے۔

Royal Persian Manuscripts by Stuart Cary Welch, published BY. Thames and Hudson Page-58.

تصویر میں جو صورت بائیں جانب دی ہوئی ہے اس میں بالوں کو طریقہ کس انداز سے کس کر باندھا گیا ہے۔ اس تصویر میں وہ گول رنگ کی خاص طور پر باعث دلچسپی ہے جو ماتھے پر لگی ہوئی ہے اس عہد کی متعلق دیگر تصاویر میں بھی اسی قسم کی بندیاں دیکھی گئی ہیں ایسا نہ اس کو دیکھ کر فوراً خیال ہندوستان کی عورتوں کی طرف جاتا ہے کیونکہ ان میں آج بھی اس کا عام رواج ہے۔ اس عہد و زمانہ میں چونکہ جو علاقہ ہندوستان اور ایران پر حکمراں تھا اس کے افراد ایک ہی نسل کے تھے اور تاریخ بھی اس امر کی شاہد ہے کہ ہندوستان اور ایران کے درمیان ہمیشہ سماجی، تجارتی اور ثقافتی طور پر گہرے تعلقات رہے ہیں اسی لئے اس امر کا بھی امکان و احتمال ہے کہ صورت آرائی کی اس شے نے ہندوستان سے ہی باہمی ربط و تعلق کی بنا پر ایران میں پہنچ کر وہاں قبولیت حاصل کی ہوگی۔ ایسی نظر شمارے میں تاریخ کی جدت میں نویں اور دسویں صدی کی خواتین کی پوشاک کی وضع و کیفیت بیان کی گئی ہے۔ آئندہ شمارے میں مردوں کے لباس سے متعلق گفتگو کی جائے گی۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔

والسلام

حوالہ:

1. United Nations Educational, Scientific & Cultural Organization.

۲۔ دسویں صدی ہجری سے متعلق ایسی منقش تصاویر اب بھی موجود ہیں جن کو دیکھ کر اس عہد کے لباس کی وضع و ساخت کا تعین کیا جا سکتا ہے۔ انہیں دیکھ کر ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ اس زمانے میں مردوں اور عورتوں کے لباس میں بہت زیادہ مشابہت تھی۔ اسی صدی کی ایسی بھی ایک تصویر ہے جس میں داستان شیریں فرہاد کی منظر کشی کی گئی ہے۔ جس میں دکھایا گیا ہے کہ شیریں اسی طرح کے کپڑے اور جوتے پہنے ہوئے ہے جو فرہاد نے جسم پر دیا۔ یہ تصویر شیخ زادہ سے منسوب ہے تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو:

مبلغ اشتراک

ماہنامہ

راہِ اسلام

شرحِ خریداری: فی پرچہ ______ مبلغ پانچ روپے

ششماہی: ______ مبلغ پچیس روپے

سالانہ: ______ مبلغ پچاس روپے

رقم خریداری: ۔۔۔ بذریعہ منی آرڈر مندرجہ ذیل پتہ پر ارسال فرمائیں

ڈائرکٹر ایران کلچر ہاؤس ۱۸۔ تلک مارگ۔ نئی دہلی ۱